

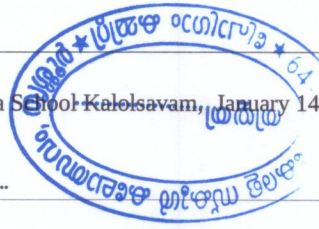
امید

بستی پر شام کی مائے گہرے ہو
 رہے تھے اور دور افق پر سورج کی
 لائی کسی بہتے لہو کی مانند دکھائی دے
 رہے تھی۔ فضا میں ایک ایسی خاموشی
 تھی جو کسی آنے والے طوفان سے رہی تھی۔
 ”ماں! ماں!“ کڑھکی کوں کر احمد
 ماں سے کہا: ”ماں، اس دیکھو.... آسمان
 بہت خوب صورت ہے نا؟“
 کڑھکی سے باہر، آسمان دیکھ کر اسکا
 ماں بولا: ”ہاں بیٹا! بھیت اس لائی
 رنگ بہت سنتر ہے۔“
 وہ دونوں سورج رنگ کی منظر دیکر
 کر ایک پتھری سے بیٹھا۔
 رات گہرے ہو چکی تھی۔ بارش
 اپنی درد زمیں پر برسے لگا۔ بارش
 کی شدید آواز سنکر احمد کا ماں نیند
 سے جاگ اٹھا۔ وہ شہج جلا کر کڑھکی
 سے باہر دیکھا۔ ”اے خدا!“ باہر، پانی

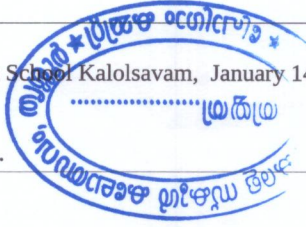


Item Code: 647

Participant Code: 0002



باجر گھر کی پرانہ تک برگئی - اس
دیک کر احمد کا ماں ، احمد نے نیند
سے اٹھا - احمد ماں نے کہا :
”ماں ! کیا ہے ؟“
”بیڑا پانی آہستی آہستی برے لگا -
ہم کو جلدی سے باہر نکلا !“
اچانکی ایک رونے کی آواز وہ سنا -
وہ جلدی سے باہر نکلا - باہر کی منظر
خوفناک تھا -
لوگوں روتے ہوئے دوڑا ! پانی مٹی
سے شدید سے بہنے لگا - جانوروں ڈر سے
ادھر ادھر دوڑا - پیڑ اور پودے برباد
ہو گئے - گھر اور عمارتیں اجڑ گیا -
اس منظر دیکھ کر احمد ڈرنے پھوٹی
آواز میں کہا : ”ماں ! ہم کہاں جاؤں ؟
ہم کیا کروں ؟“
ماں نے احمد کو سمادان ملا :
”احمد ! ڈرنا نہیں خدا ہم کی ساتھ
ہے“ وہ دونوں مٹی سے ایک مسجد
کی طرف چلا -



راسدے میں ایک بوڑی پانی میں پھنسن گئی۔
 اس احمد دیکھا۔
 ”ماں! وہ بوڑی پانی میں پھنسن گئی،
 ہم نے بوڑی کو بچاؤ۔“
 ”ہاں پیڑا... لیکن ہم کیسے اسکو
 بچاؤ؟“
 ”ماں! تو ادھر کو۔ میں وہ بوڑی
 نے بچا۔“
 احمد آپسے سے بوڑی کے ساتھ گیا۔
 بوڑی نے بچکر احمد واپس آیا۔ لیکن
 اسکی ماں ادھر نہیں ہے۔ وہ ماں نے دیکھا
 لیکن ماں بھی نہیں ہے۔ احمد کو غاموش
 ہو گئی۔ وہ پوٹے پوٹے روٹی سے :
 ”ماں! ماں! آپ کہاں ہے؟“
 کروں ماں؟ ماں! :
 ماں کی آواز نہیں سنی... بلکہ بہت
 پریشان کر احمد بوڑی سے وہ مسجد طرف
 پہنچا۔
 مسجد میں کچھ لوگ تھے۔ وہ بچوں
 رونے کی آواز سسکی احمد لڑنے سے ادھر رکا۔



Item Code: 646



Participant Code: 0002

مسجد میں اپنی اُمّی سے دیکھا - لیکن
وہ کوئی نہیں ہے - احمد مسجد کی ایک
کوٹے میں بیٹ کر روتے روتے سوچ رہے لگا:
”اے خدا میں کیا کروں! میں گھر اچڑ گیا -
میرا دیس اچڑ گیا اور میری ماں.....“
لیکن احمد اُمّید سے ماں نے سوچ کر
گڑ کی سے باہر دیکھا -
پلے وہ آہستہ نیند میں ہو گئی - وہ
صبح بہت تک ہے -
صبح میں پارٹس کم ہو گئی اور سورج
کی کرنیے احمد کی آنکھیں میں چمکا -
سورج کی چمک سے احمد نیند سے اٹھا -
وہ آسپاس دیکھا - ہر لوگ نیند میں
ہیں - وہ کڑ کی سے باہر دیکھا - اسکی
بیرباد ہونے گھر دیکھ کر وہ رکا -
اچانک احمد کی ماں کی آواز وہ سنا -
”احمد..... میری بیڑھا!“
احمد خوشی اور اُمّید سے آواز کی
طرف دیکھا، وہ اسکی ماں پہنچ کر
احمد سے بولا: احمد جلدی سے دوڑ کر



ماں نے گیلے لگایا :
 ” ماں ! آپ کیا کرے ... آپ مجھے
 اکیلی سے پاتی میں رک کر آپ کا کیا ہے۔“
 اسکی ماں کے آئیں پر ہو گئی۔
 ماں بولا : ”میری بیٹا ... مجھے پاتی میں
 پھنس کر رہنا ہوگی۔ ایک نوبھوان مجھے
 پہنایا۔“
 ”ماں ! دیکو مجھے اس بوڑی نے ادھر تک
 دیک پا کر ہے ...“
 ”اے خدا میری احمد کو تو رحمت ملا!“
 وہ دنوں بوڑی کے نے دیک کر مسکرائی۔
 مگر اسکی گھر اور پیش برباد ہو گئی۔
 وہ گڑ کی سے باہر، سورج کی لالی رنگ
 دیک کر دل میں مہربان غاموس سے
 وہ مسکرائی۔ اسکی دل میں ایک
 خوشی کی امید رہے ہیں۔